ا

قانون شادی بیوگان اہل ہنود

یعنے

ایکٹ نمبر ۱۵ بابت ۱۸۵۶ء*

(جو ۲۵ جولائی ۱۸۵۶ء کو پیشگاہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل سے منظور ہوا)

ایکٹ جس سے یہ منشا ہے کہ بیوہ ہنود کے بیاہ کرنے کے باب میں کسیطرح قانوناً ممانعت نہ ہو۔

* ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء کل برٹش انڈیا میں بجز اضلاع مندرجہ فہرست (ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۴ء) نافذ ہے۔

ایکٹ ہذا حسب ذیل اضلاع مندرجہ فہرست (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء) میں بھی نافذ قرار دیا جاتا ہے۔

سندھ	ملاحظہ ہو گزٹ آف انڈیا	۲۳ دسمبر ۱۸۸۰ء حصہ ا صفحہ ۶۷۲
مغربی جلپی گوری	ایضاً	۵ مارچ ۱۸۸۱ء حصہ ا صفحہ ۴۳
اضلاع ہزاری باغ، لوہاردگا، مان بھوم، پرگنہ دالبھوم، کوہلان، اچ سنگھ بھوم	ایضاً	۲۲ اکتوبر ۱۸۸۱ء حصہ ا صفحہ ۵۰۴
قسمت جہانسی	ایضاً	۳۱ اگست ۱۸۸۲ء حصہ ا صفحہ ۵۴۶
کمایون و گڑھوال	ایضاً	۴ نومبر ۱۸۷۶ء حصہ ا صفحہ ۶۰۵
جزو مندرجہ فہرست ضلع مرزاپور	ایضاً	۳۱ مئی ۱۸۷۹ء حصہ ا صفحہ ۳۰۳
اضلاع ہزارہ، پشاور، کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسمٰعیل خان، ڈیرہ غازیخان	ایضاً	۳۰ جنوری ۱۸۸۰ء حصہ ا صفحہ ۴۸
ضلع لاہل	ایضاً	یکم مئی ۱۸۸۶ء حصہ ا صفحہ ۳۰۱
اضلاع مندرجہ فہرست ممالک متوسط	ایضاً	۱۴ دسمبر ۱۸۷۹ء حصہ ا صفحہ ۷۷۱
کورگ	ایضاً	۲۸ دسمبر ۱۸۷۹ء حصہ ا صفحہ ۷۴۷
ضلع سلہٹ	ایضاً	۴ اکتوبر ۱۸۷۹ء حصہ ا صفحہ ۶۴۳
اضلاع کامروپ، نوگانگ، دارنگ، سب ساگر، لکھیم پور، گوالپارہ (باستثنائے دوار ہائے مشرقی) و کاچار (باستثنائے شمالی پہاڑی ٹکڑے کاچار)		۲۴ اگست ۱۸۸۱ء حصہ ا صفحہ ۵۳۳

ایکٹ ہذا حسب ایکٹ مذکور حسب ذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں بھی توسیع کیا گیا ہے۔

ضلع ترائی	ملاحظہ ہو گزٹ آف انڈیا	۲۳ ستمبر ۱۸۷۶ء حصہ ا صفحہ ۵۰۵
جزائر انڈمان و نکوبار	ایضاً	۲۵ مارچ ۱۸۷۶ء حصہ ا صفحہ ۱۳۸

تمہید | واضح ہو کہ یہ بات متعارف ہے کہ عدالت ہائے دیوانی واقع قلمرو مقبوضہ اور تحت حکومت گورنمنٹ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے قانون کے رو سے باستثنار چند صورتون کے بیوہ ہندو بسبب ایک بیاہ کے جو اونکا دوسری بار بیاہ نہیں کر سکتی ہے اور جو اولاد بیوہ مذکور کی دوسرے بیاہ سے متولد ہون حرامی ہین - اور اس بات کے لایق نہیں کہ توریثاً مال کے وارث ہون - اور مخفی نہ رہے کہ بہت سے ہندو اس بات کے قایل ہین کہ ناجوازی مذکور جو بیوگان سے منسوب کیگئی ہے اگرچہ مطابق رسم و رواج کے ہے لیکن اونکے مذہب کے عقاید کے موافق نہین ہے اور نامبردگان اسبات کے خواستگار ہین کہ آئندہ اگر کچھ ہندو لوگ جاری کرنا دوسری رسم و رواج کا برخلاف رسم و رواج سابق اپنے ایمان سے منظور کرین تو اوسکے جاری کرنے مین کوئی قانون محکمہ بات دیوانی کا مانع نہ ہو اور واضح ہو کہ اون ہنود کو اوس عدم جواز قانونی کی پابندی سے جسکے وہ شاکی ہین رہا کرنا قرین انصاف ہے اور اوٹھا دینا جملہ ممانعت ہائے قانونی کا درباب بیاہ بیوگان ہنود باعث نیک اطواری اور بہبودی عام کا ہوگا - لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے :-

اس وجہ سے کہ پیشتر شادی ہو چکی ہے بیوہ کی دوسری شادی ناجایز نہ ہوگی

دفعہ ۱ - اگر مرد و عورت ہندو مذہب کے آپس مین بیاہ کرین تو وہ بیاہ ناجایز نہ ہوگا - اور اولاد اوسکی بوجہ اس امر کے کہ عورت کا پیشتر بھی بیاہ ہوا تھا - یا اوسکی کسی اور شخص سے جو پیشتر اس بیاہ کے مرگیا سگائی (منگنی) ہوئی تھی حرامی نہ ہوگی مگر اس امر کے خلاف کوئی رسم و رواج جاری اور شاستر اور نوشتہ موجود ہو -

(ل) ایک مسمات نے بحیثیت بیوہ و وارثہ ایک ہندو گوجر راجپوت تابع قانون متاکشرا کے واسطے قبضہ جایداد غیر منقولہ کے باین بیان نالش کی کہ نامبردہ وقت وفات اپنے دیگر اشخاص خاندان سے علیحدہ تھا - عدالت اپیل ماتحت نے نالش کو اس بنا پر ڈسمس کیا کہ مدعیہ جس وقت کہ اس کا تعلق متوفی کے ساتھ شروع ہوا نامبردہ کے ایک برادر چچازاد کی بیوہ تھی اور بموجب رواج قوم کے ازدواج بیوہ کا اوسکے شوہر کے رشتہ دار کے ساتھ جایز نہ تھا - اور اس وجہ سے مدعیہ جایز طور پر بیاہی ہوئی زوجہ متوفی کی نہین تصور کیجا سکتی تھی اور بحیثیت مذکورہ مستحق اوسکے ترکہ کی نہ تھی - **تجویز ہوئی** کہ مدعیہ نے عدالت مرافعہ اولے مین شہادت اس بات کی پیش کی کہ اوس کا ازدواج متوفی کے ساتھ ہوا تھا - اور اوسکی دو دختران نابالغ اس سے پیدا ہوئی تھین - لہذا بنظر احکام ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء کے قیاس تا بتائید جایز ہونے ازدواج مذکور کے ہے جبتک کہ خلاف اسکے ثابت نہ کیا جاوے

یعنے جبتک کہ مدعا علیہ یہ ثابت نہ کرین کہ بموجب رواج قوم گوڑا راجپوت کے ازدواج ایک شخص کا اوسکے چچا زاد بھائی متوفی کی بیوہ کے ساتھ منع ہے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۳) +

سقوط حق حقوق بیوہ جایداد شوہر سابق سے دوسری شادی کے باعث

دفعہ ۲ - جملہ حق حقوق و مرافق جو کسی بیوہ کو اپنے شوہر متوفی کی جایداد مین بطور خورد و نوش یا بہ حیثیت وراثہ شوہر یا وارثہ وارث صلبی شوہر کے حاصل ہون - یا اوسکو وصیت نامہ کے ذریعہ سے بلا صریح اجازت خاص دوسرے بیاہ کے کوئی حق معین بلا اختیار انتقال کے کسی جایداد شوہری مین ملے - تو بیوہ کے دوسرے بیاہ کے وقت وہ سب استحقاق و مرافق مذکور اوسیطور پر ساقط اور کالعدم ہوگئے - کہ گویا بیوہ مرگئی اور بیوہ مذکور کے شوہر متوفی کا قرابت دار قریبہ یا جو شخص بیوہ کی وفات کے وقت جایداد لینے کا مجاز ہو متوفی کی جایداد کو لیگا -

عدالت کلکتہ نے تجویز کیا ہے کہ کوئی بیوہ بسبب مکرر بیاہ کے حق ورثہ سے اپنے بیٹے سے جو اوس کے اول خاوند سے جو بعد بیاہ مکرر اپنی ماں کے مرگیا محروم نہین ہوتی - کیونکہ حق مذکور اوس کو اوس کے بیاہ مکرر کے پیچھے پہنچا تھا (بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ و نمبر ۳ ۱۸۷۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایکٹ ۱۵ سے یہ مقصود نہین ہے کہ جو شخص قبل نفاذ ایکٹ مذکور کے دوسری شادی کرسکتے تھے انپر کوئی ناقابلیت یا ذمہ واری قایم کیجائے اوس کا یہ مقصود ہے کہ جو بیوگان قبل اسکے دوبارہ شادی نہیں کرسکتی تھین وہ دوبارہ شادی کرسکین - اور دفعہ ۲ صرف ایسے ہی اشخاص سے متعلق ہے - لہذا یہ **تجویز ہوئی** - کہ بیوہ قوم خاکروب نے جس قوم مین قانوناً یا رواجاً اور ۱۸۵۶ء مین کوئی روک بیوگان کی دوبارہ شادی کرنے کی نہ تھی دوبارہ شادی کرنے سے اپنا استحقاق نسبت جایداد متروکہ اپنے شوہر اول کے زایل نہیں کیا - اور مستحقین مابعد بنام حقیت مذکور بعلت اجرائے ڈگری مشعر نفاذ کفالت کو روک نہین سکتین ہین - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۳۰) +

مدعا علیہا اپنے خاوند متوفی کی جایداد پر قابض تھی - جب اس نے اور خاوند کر لیا تو پہلے خاوند کے رشتہ دارون نے واسطے جایداد مذکور کے اسپر نالش دایر کی چیف کورٹ پنجاب نے بروئے دفعہ ۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء قرار دیا کہ بیوہ دوسرا بیاہ کرلینے کے باعث ضرور اپنے خاوند کی جایداد سے محروم ہوجاتی ہے - لیکن اگر وہ اپنا قبضہ زائد از بارہ سال ثابت کرے تو یہ بات ضرور قابل لحاظ ہوگی -

(نمبر ۹۴ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مسٹر جیمس کالویلی صاحب ممبر کونسل واضعان قانون نے نسبت مسودہ ایکٹ ہذا یہ تقریر فرمائی تھی۔ کہ بیوہ کا حق جایداد شوہری مین نرالے طور کا ہے کہ وہ جایداد کو بلا اشد ضرورت یا ایسے نیک کام کے کہ جس سے اوسکے شوہر کی روح کو نفع پہونچے منتقل نہین کرسکتی۔ اور درحقیقت قانون نے اوس کو جایداد شوہری نہ اوس کی ذاتی منفعت کے لئے دی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اوسکی دعائین اوسکی تپسیائین اور اوس کا دینی اور خیراتی کامون مین استعمال اسکے شوہر متوفی کو پرلوگ مین نفع پہونچائین۔ پس اگر بیوہ کو اس مسودہ قانون سے اختیار دیا جائے تو اس طرح جایداد دوسرے شخص کے قبضہ مین یا دوسرے خاندان مین پہونچ جائے گی۔ اور نتایج بد بڑھ جائینگے اور خلاف دھرم شاستر عمل ہوگا اور پابندی نفع رسانی روح شوہر متوفی کیجاتی رہے گی۔

ایک ہندو بیوہ نے جایداد اپنے شوہر کی وراثتاً پائی اور حق بحیثیت بیوہ کا نسبت جایداد مذکور کے حاصل کیا۔ بعدہ اُسنے ایک دوسرے شوہر کے ساتھ جو ہندو نہ تھا حسب طریق محکومہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ء کے اول اس امر کا اقرار حسب محکومہ دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کرکے کہ وہ ہندو نہین ہے شادی کی اکثر حکام اجلاس کامل نے (باختلاف رائے پرنسپ صاحب جج) تجویز کی کہ بوجہ شادی دوم کے مسمات کا حق اوس کے شوہر اول کی جایداد مین ساقط ہوکر اوس کے وارث قریب ترین کو پہونچا۔ کیونکہ حقوق جو کسی ہندو بیوہ کو اپنے شوہر متوفی کی جایداد مین بذریعہ وراثت اپنے شوہر کے حاصل ہوتے ہین۔ صریحاً از روئے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء بوقت اوس کے مکرر بیاہ کرنے کے قطع ہوجاتے ہین مقدمہ (ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۶) منسوخ کیا گیا۔

پرنسپ صاحب جج نے دفعہ ۲ کی یہ تعبیر کی کہ وہ صرف اون صورتون پر محدود ہے۔ جو ایکٹ مذکور مین مندرج ہین یعنے صورت ہندو بیوگان سے جو بموجب دھرم شاستر بطور ہندوؤن کے حسب محکومہ ایکٹ دوسری شادی کرین نہ اُن سے جو دوسری شادی سے پیشتر کوئی اور مذہب اختیار کرکے اوس کے مطابق شادی کرین۔ نیز کہ ایسی صورت مین ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء (قانون تحفظ جایداد اشخاص تارک المذہب) کے رو سے وہ جایداد سے محروم نہین ہوسکتی۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۹ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۹) +

بیوہ کی دوسری شادی کرنے پر شوہر سابق کے اطفال کی ولایت

دفعہ ۳۔ اگر وقت بیاہ ثانی بیوہ ہندو کے اُسکے شوہر متوفی نے اپنے وصیت نامہ کے رو سے صراحتاً اپنی بیوہ یا کسی اور شخص کو اپنی اولاد کا ولی قرار نہ دیا ہو۔ تو شوہر متوفی کا والد یا جد صحیح یا اوسکی والدہ یا جدہ صحیحہ یا شوہر متوفی کے کسی قرابت دار مرد کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ اس مقام مین جہان متوفی وقت وفات سکونت پذیر تھا محکمہ اعلے ترین

مین جسکو مقدمہ ابتدائی کی سماعت کا اختیار ہو۔ اِس امر کی درخواست گذرانین کہ شخص مناسب اولاد مذکور کا ولی مقرر کیا جائے اسپر حکمہ (عدالت) مذکور مجاز ہوگا۔ کہ اگر مناسب خیال کرے تو ایسا ولی جو بوقت تقرر اولاد مذکور کی خبر گیری اور حفاظت کا مستحق ہو۔ یا جس صورت مین کہ وہ متعدد ہون۔ ان مین سے کسی ایک کو ماں کی بجائے ولی مقرر کرے۔ ایسے تقرر کے وقت جہانتک ہوسکے عدالت مذکور کو اون قوانین اور قواعد نافذہ سے استمداد لینی چاہیے جو اوس اولاد کی ولایت کے متعلق ہین۔ جنکے ماں اور باپ نہین۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب اولاد مذکور کی اپنی کوئی جایداد زمانہ نابالغی مین مناسب تعلیم اور اونکے گذارہ کے لئے کافی نہ ہو تو کوئی ایسا تقرر بجز رضامندی ماں کے نہ کیا جائے گا۔ تاوقتیکہ ولی ہونیوالا اولاد مذکور کے زمانہ نابالغی مین مناسب تعلیم اور گذارہ کی ضمانت نہ دے۔

ہندو بیوہ کے دوسرے بیاہ ہونے پر اگر بیوہ مذکور یا کوئی دوسرا شخص بذریعہ وصیت نامہ یا وصیتی انتظام شوہر متوفی کے بصراحت ولی اسکے لڑکے کا مقرر نہ ہوا ہو اور لڑکے مذکور کے پاس اوسکی خاص جایداد جو زمانہ نابالغی کے اسکی پرورش اور تعلیم کے لئے کافی ہو موجود نہ ہو تو لڑکے مذکور کو بطور معمولی حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء یتیم تصور کرنا چاہیے اور ایسی حالت مین بطور معمولی کسی قریب معقول رشتہ دار متوفی کو بہ ترجیح اوسکی ماں کے جسکا دوسرا بیاہ ہوگیا ہو ولی لڑکے کا مقرر کرنا چاہیے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۰) ۔ +

ایکٹ ہذا مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے لاولد بیوہ قابل وراثت ہو۔

دفعہ ۴ ۔ اِس ایکٹ کی کسی عبارت سے یہ بات نہ سمجھی جائیگی کہ کوئی بیوہ جو وقت وفات کسی شخص صاحب جایداد کے لاولد ہو اگر قبل نفاذ اِس ایکٹ کے بسبب لاولد رہنے کے متروکہ لینے کی مستحق نہین تو اب کل یا جزو اوس جایداد متروکہ کی مستحق ہوگی۔ +

محفوظیت حقوق بیوہ شادی کنندہ باستثنائے حالات متذکرہ دفعات ۲-۳-۴-

دفعہ ۵ ۔ سوائے اون حالتونکے جنکے لئے ماسبق کی تین دفعون مین قواعد مقرر ہوئے ہین۔ کوئی بیوہ بدلیل اسکے کہ اسنے پھر بیاہ کیا ہے۔ کسی مال یا استحقاق سے جسکی نسبت اوسکو اور طرح سے استحقاق حاصل ہے محروم نہوگی۔ اور ہر بیوہ کو جسنے پھر بیاہ کیا ہو۔ اسیطرح کا استحقاق وراثت باقی رہیگا۔ جیسا کہ اول بیاہ کے وقت اوسکو حاصل تھا۔

جو رسومات شادی جائز کے لئے کافی ہین وہی رسومات شادی بیوہ کے لئے بھی کافی ہونگی۔

دفعہ ۶ ۔ جو الفاظ کہ کہا جانا اونکا یا رسمیات کہ عمل مین آنا اونکا یا جو معاہدہ کہ وقوع اوس کا بروقت بیاہ عورت ہندو کے جسنے پیشتر بیاہ نہین کیا ہے واسطے جائز رہنے بیاہ کے کافی ہین سو وہ الفاظ اور رسمیات اور معاہدہ واسطے بیاہ

بیوہ کے بھی وہی تاثیر رکھیں گے اور کوئی بیاہ اس دلیل سے، ناجائز قرار نہ دیا جاوے گا کہ الفاظ اور رسمیات یا معاہدہ مذکور معاملہ بیوہ سے متعلق نہیں۔

بتاریخ ۹۔ جنوری ۱۸۵۶ء وقت تقریر نسبت مسودہ ایکٹ قانون عمر رضامندی کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل نے یہ فرمایا کہ اس دفعہ کا مقصود یہ ہے کہ ازدواج ثانی کو شاستروں کی طرف سے عذر ہونے پر بھی صحیح قرار دے کہ اس میں سہولت بخشی جاوے۔

ناب الغہ بیوہ کی دوسری شادی کے لئے رضامندی

دفعہ ۷۔ اگر کوئی بیوہ پھر بیاہ کرنا چاہے اور وہ نابالغہ ہو اور پہلے بیاہ میں ہم بستری نہ ہوئی ہو تو جبتک کہ والد یا والد اگر موجود نہ ہو تو جد صحیح یا اگر جد صحیح بھی نہ ہو تو والدہ یا اگر والدہ بھی نہ ہو تو برادر کلان اور اگر برادر موجود نہ ہو تو متوفی کے قرابت دار قریبہ مرد کی رضامندی نہ ہووے تب تک وہ بیاہ ظہور میں نہ آوے گا۔

سزا باعانت بیاہ جو خلاف مراد دفعہ ہذا ہو۔

جو شخص جان بوجھ کر کسی بیاہ کا معاون ہو جو اس دفعہ کے احکام کے خلاف عمل میں آوے تو وہ مستوجب ہوگا کہ کسی میعاد تک جو ایک برس سے زیادہ نہ ہو قید رہے اور اوسپر کسیقدر جرمانہ کیا جاوے یا اوسکی نسبت حکم قید اور جرمانہ دونوں کا صادر ہو۔

ایسی شادی کا اثر

اور جو بیاہ اس دفعہ کے خلاف عمل میں آوے حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ ناجائز قرار دے۔

شرط

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی نزاع اس بیان پر پیش ہو کہ بیاہ اس دلیل سے ناجائز ہے کہ وہ اس دفعہ کے خلاف عمل میں آیا تو جبتک کہ نارضامندی ثابت نہ ہو تبتک رضامندی مذکور کا دیا جانا تسلیم کیا جاوے گا لیکن اگر ہم بستری ہوئی ہو تو بیاہ ناجائز قرار نہ دیا جاوے گا۔

دوسری شادی بیوہ بالغہ کے لئے رضامندی

اور اگر بیوہ بالغہ ہو اور بیاہ میں ہم بستری وقوع میں آئی ہو تو رضامندی اوسکی واسطے جواز دوسرے بیاہ کے کافی سمجھی جاوے گی۔

تمام شد

مطبوعہ روز بازار سٹیم پریس امرتسر

(جنرل لا ایکس ایجنسی)

قیمت ۲ ر